کتاب نما

سیرتِ نبیؐ رحمت (ماہتابِ عالمؐ)، امتیاز احمد۔ ملنے کا پتا: دارالنوادر، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۸۸۹۸۶۳۹-۰۳۰۰۔ صفحات: ۵۴۴۔ قیمت: ۷۵۰ روپے۔

سیرت النبیؐ پر بلامبالغہ ہزاروں ہی کتابیں لکھیں اور چھپی ہوں گی اور یہ سلسلہ جاری ہے کیوں کہ بقول مصنف: ''بنی نوع انسان کے افضل ترین انسان کی حیاتِ طیبہ کو پڑھنا، سمجھنا، لکھنا اور پیش کرنا، ایک بہت بڑا اعزاز اور سعادت ہے''۔ پس یہی وجہِ جواز ہے، زیرنظر کتاب کی تحریر واشاعت کی۔ اس کی تحریر وتصنیف مدینۃ النبیؐ میں ہوئی۔ بقول مصنف: ''مدینہ منورہ میں بیٹھ کر آپؐ کی حیاتِ طیبہ لکھنے میں اور ہی مٹھاس ہے''۔ مصنف نے سیرتِ پاکؐ شعوری طور پر سیدھے سادے اسلوب اور آسان زبان میں لکھنے کی کوشش کی ہے۔ اس اُمید کے ساتھ کہ 'اُمت مسلمہ کے بچوں تک کے لیے مفید ہوگی'۔

فاضل مؤلّف، برطانیہ اور امریکا میں زیر تعلیم رہے، پھر کئی برس تک درس وتدریس اور ساتھ ہی دعوتِ دین میں مصروف رہے۔ یہ کتاب ان کے وسیع مطالعہ قرآن وحدیث اور سیرت وتاریخ کا حاصل ہے۔ انھوں نے آں حضوؐر کو خراجِ عقیدت پر مبنی مغربیوں کے بیانات بھی نقل کیے ہیں۔

سیرت کی ترتیب زمانی ہے۔ واقعات، بیانات اور آپؐ کے ملفوظات سے نتائج اخذ کر کے انھیں نمبروار بیان کرتے ہیں، مثلاً غیرمسلم حکمرانوں کے نام آپؐ کے خطوط نقل کر کے، بطور نتائج چند اہم نکات پیش کیے ہیں: ○ خطوط کا مقصد، بادشاہوں تک دعوت پہنچانا تھا، ○ خطوط مختصر مگر جامع تھے ○ ہر خط بسم اللہ سے شروع ہوتا ہے، اس لیے یہ سنت ہے ○ خطوط کے لیے مُہر بنوائی، پس ہر زمانے کے رواج پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے (ص ۳۰۵)۔

اسی طرح جنگِ موتہ کے بعد آں حضوؐر کے طرزِ عمل سے، مؤلف حسب ذیل نتائج اخذ کرتے ہیں: ○ کسی کی وفات پر تین دن تک مرحوم کے اہلِ خانہ واعزہ کے لیے کھانا بھیجنا چاہیے۔ ○ کسی کی وفات پر تین دن ہم رو سکتے ہیں، مگر چیخنا چلّانا منع ہے ○ مرحوم کے اہلِ خانہ کے پاس

تعزیت کے لیے جانا چاہیے ○ تین دن کے بعد افسوس نہیں کرنا چاہیے، البتہ مرحوم کی بیوی چار ماہ دس دن تک عدّت میں رہے گی (ص ۳۱۴)۔

اُردو کے ذخیرۂ سیرت النبیؐ میں زیرنظر کتاب ایک اچھا، قابلِ قدر اضافہ ہے۔(رفیع الدین ہاشمی)

سلطان الخطاطین حافظ محمد یوسف سدیدیؒ، مرتب: ڈاکٹر انجم رحمانی۔ ناشر: اسلامک پبلی کیشنز، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۳۷۹، آرٹ پیپر پر خطاطی کے نمونے ۴۸ صفحات۔ قیمت: ۱۲۰۰ روپے

کم ہی ناظرین نے غور کیا ہوگا کہ جامع مسجد منصورہ کے ہال کی (اندرونی و بیرونی) خطاطی، مسجد شہدا، مینارِ پاکستان، قطب الدین ایبکؒ کے مقبرے، سیّدعلی ہجویریؒ کے مزار اور اسلامک سمٹ مینار کی خطاطی کس خوش نویس کے موقلم کا شاہکار ہے؟ یہ نمونے تو صرف لاہور کے چندایک نمایاں مقامات کے ہیں۔ سلطان الملک حافظ محمد یوسف سدیدی (۱۹۲۶ء-۱۹۸۶ء) کے کمالِ فن کے بے مثل نمونے نہ صرف پاکستان کے دیگر شہروں، بلکہ بیرونی دنیا میں بھی بکھرے ہوئے 'ثبت است برجریدۂ عالم دوامِ ما' کا نقش پیش کر رہے ہیں۔

زیرنظر کتاب اس درویش صفت خطاط کی شخصیت اور اس کے احوال وآثار کی تفصیل پیش کرتی ہے۔ ڈاکٹر خورشید رضوی، حافظ صاحب کو درویش، انکسار اور کمالِ فن سے متصف شخصیت کے طور پر یاد کرتے ہیں مگر زیرنظر کتاب میں شامل ان کے حالات، خصوصاً اُن کی آپ بیتی پڑھتے ہوئے ربِّ ذوالجلال کی خلّاقی پر ایمان پختہ تر ہوجاتا ہے، جس نے حافظ محمد یوسف جیسے انسانوں کو گوناگوں اوصاف وصلاحیتوں کے ساتھ دنیا میں بھیجا ہے۔ ص ۳۴۴ پر روایت ہے کہ جامع مسجد منصورہ کی خطاطی مکمل ہوئی (تقریباً ۳۵ برس پہلے، اور یہ لکھائی بقول: انجم رحمانی: ''بخطِ کوفی وثلث لکھائی، ایک لاجواب مثال ہے'') تو انھیں ۷۰ ہزار روپے کا ہدیہ پیش کیا گیا، جو انھوں نے شکریے کے ساتھ واپس کر دیا۔ حافظ صاحب مساجد کے کتبے لکھنے کا معاوضہ یا ہدیہ قبول نہیں کرتے تھے۔ البتہ مقبروں، قبروں، دکانوں، مکانوں، سرورقوں کی عبارات لکھنے کی جو رقم پیش کی جاتی، خاموشی سے لے لیتے۔

ڈاکٹر انجم رحمانی کہتے ہیں کہ بیش تر خطاط تین یا چار رسم الخطوں میں مہارت رکھتے ہیں،

مگر حافظ صاحب وہ خطاط ہیں جنھیں تقریباً تمام قدیم و جدید خطوط پر دسترس حاصل تھی۔ کتاب میں ۴۸ صفحات پر مشتمل ان کی خطاطی کے نمونے شامل ہیں۔[افسوس کہ جامع منصورہ میں حافظ صاحب کی خطاطی کے نمونے (ص ۳۰) مناسب انداز سے شائع نہیں ہوئے۔ادارہ]

سوانح و شخصیت کا حصّہ تفصیلی ہے، جس میں مرحوم کی خودنوشت بھی شامل ہے۔ ان کے مضامین اور خطوط سے آپ کی شخصیت کے بعض پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔(ص ۲۷۳ تا ۲۹۲ کے خطوں کی حیثیت مرحوم کے تبرک کی ہے۔کچھ معلومات تکرار کی حیثیت رکھتی ہیں)۔ڈاکٹر انجم رحمانی نے بڑی محنت سے کتاب مرتب کی ہے۔تعلیقات و تشریحات (ص ۲۹۸ - ۳۶۵) سے فنِ خطاطی کی نوعیت، تاریخ اور صاحبانِ فن سے بخوبی واقفیت حاصل ہوتی ہے۔کتابیات اور اشخاص و مقامات کے اشاریے، کتاب کی وقعت اور اعتبار میں اضافہ کرتے ہیں۔(رفیع الدین ہاشمی)